Regd. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنے

سالانہ ۲۴ روپے · ششماہی ۱۳ روپے · سہ ماہی ۷ روپے · ماہوار ۲½ روپے

یوم:- شنبہ · ۱۷ شوال سنہ ۱۳۷۳

جلد ۸/۴۳ | ۱۹ احسان ۱۳۳۳ ہش ۱۹ جون سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۸۰

ذکر حبیب کے موضوع پر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی تقریر

لاہور ۱۸ جون آج بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ منعقد ہوا جس میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا ایک مضمون "ذکر حبیب" کے موضوع پر پڑھ کر سنایا گیا۔ چونکہ حضرت بھائی صاحب نے حال ہی میں اپنے دانت نکلوائے ہیں۔ اور تکلیف کی وجہ سے آپ کے لئے زیادہ دیر بولنا ممکن نہیں تھا۔ اسلئے آپ کا مضمون مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے پڑھ کر سنایا۔ مضمون کے پڑھے جانے کے وقت حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ اور ہر دل اپنے پیارے آقا کی یاد میں بیقرار تھا

آخر میں حضرت بھائی صاحب نے بھی باوجود تکلیف کے اپنی زبان سے خدام کو بعض گرانقدر نصائح فرمائیں۔ جلسہ میں خدام کے علاوہ انصار بھی کثرت سے شریک تھے۔

مفصل رپورٹ انشاء اللہ کل کے شمارہ میں شائع کی جائے گی۔

فرانس کی قومی اسمبلی نے موسیو مانڈیز فرانس پر وزیر اعظم کی حیثیت سے اعتماد کا ووٹ منظور کر لیا

نئے وزیر اعظم ایک ماہ کے اندر اندر ہند چینی میں لڑائی بند کرانے کی کوشش کرینگے

پیرس ۱۸ جون۔ فرانس کے نئے وزیر اعظم موسیو مینڈیز آج صدر کے سامنے اپنی کابینہ کے نام پیش کر دیں گے۔ دوسری جنگ کے بعد یہ فرانس کی بیسویں کابینہ ہو گی۔ موسیو مانڈیز نے کہا ہے کہ میں کابینہ کی تشکیل کے سلسلہ میں کسی سے صلاح و مشورہ نہیں کروں گا۔ البتہ ممتاز سیاسی افراد کو اپنی کابینہ میں شامل کروں گا۔ فرانس کے نئے وزیر اعظم ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ فرانس کی قومی اسمبلی نے آج ۴۷ کے مقابلہ میں ۴۱۹ ووٹوں سے ان پر وزیر اعظم کی حیثیت سے اعتماد کا ووٹ منظور کر لیا۔ انہیں پچانوے کمیونسٹ ممبروں کی تائید بھی حاصل تھی۔

اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے سے پہلے انہوں نے اسمبلی میں ایک تین نکاتی پروگرام پیش کیا۔ انہوں نے کہا میں ایک مہینہ کے اندر اندر ہند چینی میں عارضی صلح کرانے کی کوشش کروں گا۔ اور اگر اس میں ناکام رہا۔ تو مستعفی ہو جاؤں گا۔ انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا کہ میں اگلے مہینے کی بیس تاریخ تک ملک کی اقتصادی بحالی کے لئے پروگرام پیش کروں گا۔ اور موسم گرما کی چھٹیوں سے پہلے قومی اسمبلی میں یورپی برادری کی تشکیل کے بارے میں تجاویز پیش کروں گا

فرانس میں وزارتی تعطل ختم ہونے کے بعد جنیوا میں نئے سرے سے سرگرمی شروع ہو گئی ہے مبصرین کا خیال ہے کہ اب ہند چینی کے بارہ میں دوبارہ تبادلہ خیالات کیا جا سکے گا۔ آج نو قوموں کا پرائیویٹ اجلاس بھی منعقد ہو گا۔

مشرقی بنگال کے کارخانوں میں کمیونسٹ عناصر کی چھان بین کیلئے بورڈ قائم کر دیئے گئے

ڈھاکہ ۱۸ جون۔ مشرقی بنگال کے مختلف کارخانوں سے کمیونسٹوں کو نکالنے کے لئے چھان بین کے بورڈ قائم کئے گئے ہیں۔ یہ بورڈ ہر اس کارخانہ میں قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں مزدوروں کی تعداد پانچ ہزار یا اس سے زیادہ ہے۔ بورڈ تقریباً دو لاکھ مزدوروں کی چھان بین کریں گے۔ صوبہ کے گورنر میجر جنرل اسکندر مرزا نے حال ہی میں کمیونسٹ عناصر کا قلع قمع کرنے کا جو اعلان کیا تھا۔ یہ بورڈ اسی اعلان کے مطابق قائم کئے گئے ہیں۔

مسٹر کیسی واشنگٹن جائیں گے

جنیوا ۱۸ جون۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی نے جو آجکل جنیوا میں ہیں۔ ہند چینی کے متعلق کانفرنس میں نو ملکوں کے نمائندوں سے اپنی نجی بات چیت ختم کر لی ہے۔ اب وہ واشنگٹن جائیں گے۔ اور صدر آئزن ہاور سے ملیں گے۔ مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کے ساتھ ہی واشنگٹن پہنچیں گے۔

انڈونیشیا اور پاکستان کے دوستانہ تعلقات اور استوار ہو جائینگے

جکارتا ۱۸ جون انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سنارجو نے کہا ہے کہ امید ہے کہ انڈونیشیا کے خیرسگالی وفد کے حالیہ دورۂ پاکستان سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات اور استوار ہو جائیں گے۔ انہوں نے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے نام ایک پیغام بھیجا ہے کہ حکومت پاکستان نے انڈونیشیا کے خیرسگالی کے وفد کے حالیہ دورے میں وفد کے ساتھ جو تعاون کیا ہے۔ حکومت انڈونیشیا اس کی شکرگذار ہے

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی مسٹر ڈلس سے ملاقات

واشنگٹن ۱۸ جون۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل واشنگٹن میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے ملاقات کی۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر سید امجد علی بھی وزیر خارجہ کے ہمراہ تھے۔

م . . . . اور برطانیہ نے ستانوے ہزار گانٹھیں خریدیں۔

فرانسیسی فوجوں کی سرگرمیاں

نئی دہلی ۱۸ جون۔ نئی دہلی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ فرانس کی مسلح فوجوں نے ایک مقام کے چاروں طرف مورچے سنبھال لئے ہیں۔ یہ مقام ہندوستانی علاقہ سے ملتا ہے اور پانڈیچری سے چار میل جنوب میں واقع ہے۔ فرانسیسی فوجی لوگوں کو سرحد پر آنے جانے سے بھی روک رہے ہیں۔

جنوب مغربی افریقہ کے متعلق اقوام متحدہ کی قائم کردہ کمیٹی کی رپورٹ

نیویارک ۱۸ جون۔ جنوب مغربی افریقہ کے متعلق اقوام متحدہ نے جو کمیٹی قائم کی تھی اس نے سلامتی کونسل میں اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی جانب سے اس علاقہ کے انتظام سے یہ خطرہ ہے کہ سیاسی لحاظ سے یہ علاقہ ترقی نہ کر سکے گا۔

بلوچستان کے گورنری صوبہ بننے کا امکان

کوئٹہ ۱۸ جون۔ وزیر مواصلات سردار بہادر خاں نے جو آجکل کوئٹہ میں ہیں کہا ہے کہ بلوچستانی ریاستوں کو مکمل طور پر گورنری صوبہ کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ مسلسل اور انتھک کوششوں کے ذریعہ بلوچستان ایک خوشحال صوبہ بن جائے گا۔

باؤڈائی پیرس روانہ ہو گئے

ہنوئی ۱۸ جون۔ ویٹ نام کے سربراہ باؤڈائی فرانس کے نئے وزیر اعظم سے ملنے کے لئے آج پیرس روانہ ہو گئے۔

جنوبی کوریا میں وزیر اعظم کا عہدہ ختم کر دیا جائیگا

سیئول۔ ۱۸ جون۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ایک نئی ترمیم کے ذریعہ وزیر اعظم کا عہدہ ختم کر دیں گے انہوں نے سابق وزیر اعظم کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ صدر ری نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ نے جنوبی کوریا کو مزید فوجی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے

★ کراچی ۱۸ جون معلوم ہوا ہے کہ ستمبر ۱۹۵۳ء سے لے کر ۱۱ جون تک پاکستان نے روئی کی آٹھ لاکھ بیس ہزار گانٹھیں برآمد کی ہیں۔ جاپان نے دو لاکھ چین نے ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں شائع کردہ ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز باجماعت میں بیماروں اور بچوں کا لحاظ رکھا جائے

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا امَّ احدکم الناس فلیخفف فان فیھم الصغیر والضعیف والمریض فاذا صلّی وحدہٗ فلیصلِّ کیف شاءَ (سنن ترمذی)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ نماز ہلکی کرے۔ کیونکہ ان میں بچے بھی ہیں۔ اور کمزور بھی ہیں۔ اور بیمار بھی ہیں۔ اور جب وہ اکیلا نماز پڑھے۔ تو پھر جس طرح چاہے پڑھے۔

نوٹس داخلہ
تعلیم الاسلام کالج لاہور

فرسٹ ایئر آرٹس اور سائنس (میڈیکل اور نان میڈیکل) کلاسز کا داخلہ ۲۶ جون ۵۴ء کو شروع ہوگا۔ اور ۲۹ جون تک رہے گا۔ داخل ہونے والے طلباء کو چاہیئے۔ کہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ لف کرکے پیش کریں۔ پرنسپل سے روزانہ ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک انٹرویو کا وقت مقرر ہے۔ فیس کی مراعات اور دیگر وظائف کے لئے طلبہ کی تعلیمی حسن کارکردگی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کالج پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور (پاکستان)

اعلان دارالقضاء

جن دوستوں نے چودھری فتح محمد صاحب سیال کو اسلام پور اسٹیٹ واقع میرپور بٹھورو (سندھ) میں خرید اراضی کے لئے کوئی رقم دی ہوئی ہے۔ ان کے متعلق مورخہ ۲۰ ۔۵۴ کو پہلے ایک دفعہ اعلان کروایا جا چکا ہے۔ کہ وہ رقم کی مقدار سے آٹھ جون تک دفتر قضاء میں اطلاع دیں۔ تا اس سلسلہ میں کوئی یکجائی فیصلہ کیا جائے۔ لیکن کچھ لوگوں نے اطلاع دی ہے۔ باقی نے ابھی اطلاع نہیں دی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے ابھی درخواستیں نہیں بھجوائیں وہ اپنی درخواستیں مع رقم متدعویہ کے آخر جولائی تک بھجوا دیں۔ اگر اس عرصہ میں درخواست نہ بھجوائی گئی۔ تو بعد میں کسی کا کوئی عذر قابل مسموع نہ ہوگا۔ (ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ)

میٹرک پاس واقفین متوجہ ہوں

جن واقفین نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ وہ دفتر ہذا میں رپورٹ کریں۔ تاکہ ان کے آئندہ پروگرام کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

علوم قرآنی حاصل کرنے کا ذریعہ تقویٰ ہے

"یہ سچی بات ہے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے۔ دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہو سکتا۔ اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔ متقی کا معلم خدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نبیوں پر امیت غالب ہوتی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے امی بھیجا گیا۔ اور باوجودیکہ آپؐ نے نہ کسی مکتب میں تعلیم پائی۔ اور نہ کسی کو استاد بنایا۔ پھر آپؐ نے وہ معارف اور حقائق بیان کئے۔ جنہوں نے دنیوی علوم کے ماہروں کو دنگ اور حیران کر دیا۔ قرآن شریف جیسی پاک کامل کتاب آپؐ کے لبوں پر جاری ہوئی۔ جس کی فصاحت و بلاغت نے سارے عرب کو خاموش کرا دیا۔ وہ کیا بات تھی۔ جس کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علوم میں سب سے بڑھ گئے، وہ تقویٰ ہی تھا۔" (ملفوظات)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور کے زیر اہتمام
مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ مغربی افریقہ کی تقریر

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۵۴ء کو بمقام آئل مل شیخ محمد محسن مولابخش فیکٹری ایریا لائل پور احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں شمولیت کے لئے احمدی و غیر احمدی معززین کے نام دعوت نامے جاری کئے گئے۔ اجلاس ۵ بجے شام شروع ہوا۔ سب سے پہلے حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ بعد ازاں شاہد عبدالمنان صاحب مبلغ لائل پور نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ اور قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے حاضرین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" سے محظوظ فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ مغربی افریقہ نے "افریقہ میں اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں افریقہ میں مسلمانوں کے حالات۔ وہاں کی تہذیب و تمدن۔ رسم و رواج۔ زبان۔ خوراک اور ان تکالیف کو جن کا وہاں کے مخصوص ماحول کی وجہ سے ایک اسلامی مبلغ کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وضاحت سے بیان کیا۔ آپ نے مزید بتایا۔ جماعت احمدیہ کے وہاں ۷ سکول ہیں۔ ایک کالج بھی ہے۔ سکولوں میں مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آپ نے حاضرین کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر شدہ سنٹرل احمدیہ مسجد کی تصویر بھی دکھائی۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد وہاں کے وزیر اعظم نے رکھا۔ آخر میں حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ جس پر بعض حضرات نے آپ سے مختلف سوالات پوچھے۔ اور آپ نے ان کا جواب دیا۔ حاضرین نے آپ کی تقریر کو بہت دلچسپی سے سنا۔ یہ مختصر تقریب دعا کے بعد ختم ہوئی۔ (خاکسار عبدالرشید ظفر سکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد چودھری محمد اشرف صاحب کا ہلوں پر تقریباً عرصہ چھ سات سال سے ایک سرکاری مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب میرے والد صاحب کی باعزت بریت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز میرے چھوٹے بھائی کو بخار آ رہا ہے۔ اس کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ ناصر ارشد ریڈر نائب تحصیلدار حصول اراضی ٹی۔ ڈی۔ اے۔ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ (۲) کرافٹسمین بشیر احمد جاوید بعارضہ اپنڈے سائیٹس ملٹری ہسپتال میں بیمار رہیں۔ صوبیدار کلرک بشیر احمد صاحب بعارضہ بخار ملٹری ہسپتال میں صاحب فراش ہیں۔ ان ہر دو کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کرافٹسمین بشیر احمد جاوید آف لالہ موسیٰ لاہور چھاؤنی۔ (۳) میرے چھوٹے بھائی عزیزی ارشد حسین کا ۱۹ جون کو گلے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے۔ اور اس کو صحت بخشے۔ آمین ثم آمین۔ سید محسن ہاشمی سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور

(۴) میرے والد مکرم مولوی عطا محمد صاحب کی صحت بفضلِ خدا پہلے سے بہتر ہے۔ اور افاقہ ہو رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ خاکسار خلیل احمد راجہ ابن مولوی عطا محمد صاحب۔

(۵) میری بیوی چند دن سے بیمار ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالغنی احمدی ٹھیکیدار نگر مکان ۱۶ لاہور۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۹ احسان ۱۳۳۲ھ

286

اسلامی علوم کی تحقیقات

پاک پارلیمنٹ میں مسٹر نور احمد نے وزارت داخلہ سے سوال کیا ہے کہ

کیا حکومت نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی کمیشن کی ان سفارشات کے بارے میں کوئی اقدام لینے کی تجویز سوچی ہے۔ جو اس نے اسلام کو قدیم اور جدید حالات کے غیر موزوں طریقوں سے خلاصی دلاکر اس کی تعمیر نو کے متعلق کی ہیں۔ تاکہ اسلام پھر ایک عالمی معیار بننے کی قوت حاصل کرے؟

وزیر داخلہ کی طرف سے سردار امیر اعظم خاں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ "کمیشن مذکورہ نے بے شک اسلامی علوم کی تحقیقات کی اہمیت کی طرف حکومت کو فوری توجہ دلائی ہے۔ تاکہ اسلامی فکر کی تعمیر نو کی جائے۔ جو موجودہ اسلامی معاشرہ کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ مگر یہ کام اتنا ہی عظیم ہے جتنا کہ یہ اہم ہے۔ اور تمام ہمدرد دل خاصکر علماً اور محققین اسلام کی توجہ کا مستحق ہے۔ یہ صرف حکومت کا کام نہیں ہے البتہ حکومت خود تحقیقاتی ادارے قائم کرکے یا اداروں کے قیام کے لئے حوصلہ افزائی کرکے اس میں مدد دے سکتی ہے۔ اس پہلو کی طرف صوبائی حکومتوں سے مشورہ کرکے توجہ دی جائیگی"

ذیل میں ہم تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے متعلقہ حصہ درج کرتے ہیں۔

ہم نے اسلامی ریاست کے متعلق تفصیل سے اس لئے ذکر نہیں کیا۔ کہ ہمارا ایسی ریاست کے خلاف یا حق میں مقالہ لکھنے کا ارادہ نہیں تھا۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ اگر نظریاتی الجھن کی اصل وجوہات (جن کا فسادات کے پھیلنے اور ان کے خدت اختیار کرنے میں دخل ہے) معلوم نہ کی گئیں۔ تو مستقبل میں جن حکمات سے دوچار ہونا لازمی ہے۔ ان کا ایک واضح نقشہ پیش کردیا جائے گا۔ یہ بھی واضح ہے کہ اس قسم کی پیچیدگی پیدا ہوئی۔ اور نہ مسلم لیگ جن کی حکومت برسراقتدار تھی۔ وہ اس کے خلاف کھڑے نہ ہوتے اور پبلک لیڈروں میں عوامی فرض اور وفاداری کے احساس نہ ہوتا۔ اور وہ دیوانوں کی طرح اپنی ہی حکومت اور افسروں کے خلاف شور نہ ڈالتے۔ عام آدمی میں انسانی زندگی اور جائداد کا احترام غائب نہ ہو جاتا۔ جنہوں نے کسی جھجک یا ڈر کے بغیر بے دردی سے لوٹ مار یا آتشزدگی میں حصہ لیا یا ستدان ان لوگوں کا مقابلہ کرنے سے نہ کتراتے۔ جنہوں نے ان کو عہدوں پر بٹھایا تھا۔ اور منتظم حکومت واضح طور پر اپنے فرائض میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتی اگر اس تحقیق کے دوران میں کوئی چیز طے ہوئی تو وہ یہ ہے۔ کہ اگر آپ عوام کو یقین دلادیں۔ کہ انہیں جو چیز کرنے کو کہی گئی ہے وہ مذہبی طور پر درست ہے۔ یا اس کا مذہب سے تعلق ہے تو آپ ان سے تنظیم وفاداری شرافت اخلاق یا شہری ذمہ داریوں سے قطع نظر ہر چیز کروا سکتے ہیں۔ ایک عام آدمی پاکستان کو اسلامی ریاست سمجھتا ہے۔ اگرچہ یہ اسلامی ریاست نہیں ہے۔ اس عقیدے کی حوصلہ افزائی اسلام اور اسلامی ریاست کے متواتر شور وغوغا سے کی گئی۔ جو پاکستان کے قیام کے بعد ہر حلقے کی طرف سے سنا گیا۔ اسلامی ریاست کے وہم نے صدیوں تک مسلمانوں کا تعاقب کیا۔ اور یہ اس شاندار ماضی کا نتیجہ ہے۔ جب اسلام ہلکے طوفان کی طرح دنیا کے سب سے زیادہ غیر متوقع علاقہ عرب کے صحراؤں سے اٹھا۔ اور دنیا کو اپنے حلقہ آغوش میں لے لیا اور جن دیوتاؤں نے تخلیق سے انسان پر حکومت کی تھی۔ انہیں نیچا دکھادیا۔ صدیوں پرانے اداروں کو اکھاڑ پھینکا۔ اور ان تمام تہذیبوں کو تہس نہس کر دیا۔ جن کی بنیاد غلام انسانیت پر تھی۔ انسانی تاریخ بلکہ عوام کی تاریخ ۱۲۵ سال کیا ہیں۔ لیکن اس میں بھی اسلام ایک طرف سندھ سے لے کر بحر اوقیانوس اور سپین تک اور دوسری طرف سے چین کی سرحد سے مصر تک پھیلا۔ اور صحرا کے ان سپوتوں نے اپنے تہذیب کے تمام مراکز میں اپنے جھنڈے نصب کئے۔ دمشق۔ اسکندریہ اور ہندوستان وغیرہ جو ماموں یا اغوری تہذیب کے ساتھ منسوب تھے۔ تاریخ دانوں نے اکثر یہ سوال کیا ہے۔ کہ اگر حضرت معاویہ کا قسطنطنیہ کا محاصرہ کامیاب ہو جاتا۔ یا اگر گورنیہ میں چارلس مارٹل کے خلاف جنگ کے دوران میں عبد الرحمٰن کے مجاہدین کے ذہنوں پر عربوں کی مال غنیمت پر گر پڑنے کی عادت نہ عود کر آتی۔ تو آج دنیا کی کیا حالت ہوتی۔

ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں نے کولمبس سے پہلے امریکہ کو دریافت کر لیا ہوتا۔ اور ساری دنیا مسلمان ہو چکی ہوتی۔ ہو سکتا ہے کہ اسلام خود بھی یورپی رنگ میں رنگا جاتا۔ یہی اہل عرب کے وہ شاندار کارنامے ہیں۔ جو دنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھے جو آج کے مسلمانوں کو ماضی کا خیال دلاتے ہیں۔ اور وہ اسلام کی عظمت کو واپس بلانے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ خود کو ایک سنگھم پر کھڑا محسوس کرتا ہے۔ جو ماضی میں لپٹا ہوا اور اپنی پیٹھ پر صدیوں کے بوجھ کو اٹھائے ہوئے خود کو ایک شکست خوردہ اور کونے سے دوسرے کونے میں یاس اور مایوسی کے عالم میں پاتا ہے۔ عقیدہ کی سادگی اور تازگی جس نے ان کے ذہن میں ایک عزم پیدا کیا تھا۔ وہ اب اسے میسر نہیں۔ اس کے پاس اب فتح کرنے کے لئے نہ تو ذرائع ہیں۔ اور نہ قابلیت اور نہ فتح کرنے کے لئے کوئی ملک ہے۔ اس کو اس کا بھی بہت کم علم ہے۔ کہ جن طاقتوں سے ان کا واسطہ ہے۔ وہ ان سے بالکل مختلف ہیں۔ جن سے شروع میں اسلام کو لڑنا پڑا تھا۔ اور ان کے آباؤ اجداد نے ان کو جو کچھ بتایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسانی ذہن نے ایسے نتائج حاصل کئے ہیں۔ جو ان کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ اس لئے وہ خود کو بے بس سمجھتا۔ اور وہ کسی ایسی مدد کی انتظار کرتا ہے۔ جو اسے اس غیر یقینی الجھن سے باہر نکال دے۔ اور وہ کسی واقعہ کے ہونے کے بغیر اس کا انتظار کرتا رہے گا۔ سوائے اس کے کہ اب اسلام کی جرأت مندانہ تعمیر نو کی جائے۔ جس سے مردہ حصہ کو زندہ حصہ سے الگ کر دیا جائے۔ ممکن نہیں کہ اسلام کو عالمی معیاری تصور کے طور پر قائم رکھا جاسکے۔ اور نہ یہ ممکن ہے کہ مسلمان کو موجودہ یا آئندہ دنیا کے شہری میں اس طرح تبدیل کر دیا جائے کہ وہ اس میں فرسودہ غیر موزوں ہستی نہ رہے جیسا کہ وہ اب ہے۔

یہی وہ واضح اور دلیرانہ سوچ کی کمی ہے۔ جس کی وجہ سے سمجھنے اور فیصلہ کرسکنے کی ناقابلیت پیدا ہوئی۔ جس نے پاکستان میں ایک ایسی الجھن پیدا کر دی۔ اور وہ بار بار اس قسم کی صورت حال پیدا کر دے گی۔ جس کی اب ہم تحقیق کر رہے ہیں۔ جب تک کہ ہمارے لیڈروں کے پاس مقصد کا کوئی واضح تصور نہ ہو۔ اور اس تک پہنچنے کے طریقے نہ ہوں۔

متضاد اصولوں کو اگر خود پر چھوڑ دیا جائے۔ تو اس سے الجھن اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کا اثر زائل کرنے کے لئے اگر کوئی طریقہ استعمال کیا جائے۔ تو اس کا کچھ نتیجہ نہیں نکلتا جب تک دو نظریات کے درمیان اختلاف کی صورت میں ہمارے لیڈروں میں کسی ایک نظریہ کو قبول کرنے کی خواہش اور لیاقت نہ ہو۔ غیر یقینی جاری رہے گی۔ اور جب تک ہمیں سطح ہموار کرنے کے لئے ہتھوڑے کی ضرورت ہے۔ اور صورت حال کو حل کرنے کے لئے اسلام کو دبائیں گے۔ تو اس طرح مقصد کبھی حل نہیں ہو سکے گا۔ شکست خوردگی اور مایوسی ہمارے دامن سے لپٹے گی۔ اسلام کا شفاف عقیدہ اس صورت میں بھی زندہ رہے گا اگر ہمارے لیڈر اس کے نفاذ کے لئے موجود نہ ہوں یہ فرد واحد کی زندگی اور اس کی روح میں زندہ رہتا ہے۔ خدا اور بندے کے تمام رشتوں میں گہوارہ سے قبر تک اور ہمارے سیاستدانوں کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر خدائی طاقت ایک شخص کو مسلمان بنایا قائم نہیں رکھ سکتی۔ تو وہ بھی ایسا نہیں کر سکتے۔

قرآن کریم کے اسالیب بیانیہ

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

(۳)

—(۸)—

تکرار

قرآن مجید نے اہم بات کے پیش کرتے وقت "تکرار" کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ تاکہ قاری اور مخاطب اس موضوع کو نظر انداز نہ کرے بلکہ غیر معمولی اہمیت اس امر کو دی جائے۔ مثال کے طور پر سورۃ الرحمٰن میں آیت

فبای الآء ربکما تکذبان

۳۱ مرتبہ تکرار کے ساتھ آئی ہے۔ جرمن مستشرق نولڈکے نے اس اسلوب تکرار پر اعتراض کیا ہے کاش کہ نولڈکے اس اعتراض سے پہلے اس آیت کے سیاق وسباق کو غور سے دیکھتا۔ اور پھر کس ماحول میں رسول خدا کی بعثت ہوتی ہے کیونکہ تنقید کرتے وقت بہت سے امور کو دیکھنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں اس صورت میں خدا تعالےٰ کی نعمتوں کا بار بار ذکر کیا گیا ہے کیا نولڈکے اور اس کے ہمنوا خدا تعالےٰ کی ان نعمتوں کو شمار میں لاسکتے ہیں۔ جو دنیا کے ہر حصہ میں پائی جاتی ہیں۔

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها

پھر کیا یہ جائے انصاف ہے کہ خدا تعالےٰ کی ان گنت نعمتوں کے سامنے صرف ۳۱ مرتبہ

فبای الآء ربکما تکذبان

کا فقرہ دوہرایا جائے۔ اور اس پر بھی تنقید کی جائے۔ قرآن کریم امیین میں آیا۔ اس لئے ضرورت تھی۔ کہ ایسا اسلوب استفہام اختیار کیا جاتا۔ جو پُر تاثیر ہوتا۔ ڈاکٹر انیس المقدسی پروفیسر بیروت امریکن یونیورسٹی اس تنقید کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے۔

أن النسق الخطابی یقتضی التکریر کما هو معروف

(تطور الاسالیب النثریہ ص۹۱)

یعنے انشاء خطابی اور طرز خطابت تکرار کا تقاضہ کرتی ہے۔ اور یہ امر تو ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ کعبہ میں ۳۶۰ بتوں کی موجودگی میں کیا آیت

فبای الآء ربکما تکذبان

۳۱ مرتبہ کوئی زیادہ ہے

علاوہ ازیں فن خطابت میں تکرار اہم جزو سمجھا جاتا ہے۔ اور خصوصاً جبکہ حالات کا تقاضہ ہو کہ جذبات اور احساسات کو ابھارا جائے۔ اور قلوب سے اپیل کی جائے۔

—(۹)—

محاورات

قرآن کریم کی آیات میں بعض ایسے کلمات پائے جاتے ہیں۔ جو عوام وخواص کی زبان میں بطور محاورہ بن چکے ہیں۔ ہر خطیب وکاتب کی قلم ولسان ان کو استعمال کرتی ہے۔ قرآنی محاورات میں سب سے بڑی معنوی خوبی یہ ہے کہ انسان کو اس میں حکمت، فلاسفی اور زندگی کا نچوڑ معلوم ہوتا ہے۔

ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم

کی آیت ایک محاورہ کی پوزیشن اختیار کر چکی ہے۔ اس کی معنوی تحلیل میں قوموں کی کامیابی اور شکست کے اسباب وعلل پائے جاتے ہیں اگر قوم کا انقلاب تعمیری اصولوں پر ہے۔ تو قوم کامیاب وکامران ہوگی اور اگر قوم کا انقلاب تخریبی اصولوں پر ہے تو قوم ناکام اور ذلیل ہوگی۔ اور زمانہ میں افسانہ ہوجائیگی۔ پھر ظهر الفساد فی البر والبحر کا محاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ شر مشرق ومغرب میں پھیل چکا ہے، اور استقرار کسی جگہ نہیں پایا جاتا۔ پھر فرمایا۔

ولا تجعل یدك مغلولة الی عنقك ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا (بنی اسرائیل)

بخل ذلت اور رسوائی کا باعث ہے۔ انسان کئی مفید کاموں سے محروم ہوجاتا ہے، اور اس کے مقابل میں اسراف گھروں اور خاندانوں کو برباد کردیتا ہے۔ اور مسرف قوم نکبت وادبار کا شکار ہوجاتی ہے۔ غالباً شاعر نے اس قرآنی محاورہ کو اپنے اسلوب میں یوں بیان کیا ہے ؎

بین تبذیر وبخل رتبة
وکلا هذین ان زاد قتل

یعنے اسراف اور بخل میں ایک اعتدال کا درجہ ہے۔ لیکن اگر اسراف اور بخل میں انسان بڑھتا جائے۔ تو یہ اپنے آپ کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ الغرض اس قسم کے بہت سے محاورات قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں جو اجتماعی فوائد کو لئے ہوئے ہیں۔ یہی وہ قرآنی فصاحت وبلاغت ہے کہ قرآن کریم کے اگر ایک چھوٹے سے جملے کو لیا جائے تو ہمیں اس میں عرفان کا سمندر نظر آتا ہے۔ جس میں لاتعداد موتی ہیں۔ اور یہ سارے موتی لڑی میں باعث زینت ہیں

علاوہ ازیں بعض قرآنی مفردات کی ایک عظیم الشان اور قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ وہ کئی معانی پر مشتمل ہیں۔ اور ان معانی کو بیان کرکے معانی میں بلاغت اور وسعت پیدا کی جاسکتی ہے۔ پھر ان مفردات کے ظاہری اور باطنی معانی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بطرس بستانی عیسائی لبنانی ادیب اپنی کتاب ادباء العرب فی الجاهلیة وصدر الاسلام میں رقمطراز ہے۔

"قرآن فن بلاغت کی مثال اعلےٰ ہے، اختصار۔ اظہار خیالات، مناسب الفاظ اور ترکیب کلمات کے اسلوب میں مثال ہے مشکل اور کلمات غریبہ سے بعید ہے۔"

قرآن مجید نے عربی زبان پر بلحاظ فن لغت اور ادب کے کیا اثر کیا؟ یہ موضوع ایک الگ مضمون ہے۔ مگر اس جگہ اتنا ضرور عرض کرونگا کہ قرآنی بلاغت وفصاحت۔ کے سامنے قبائل کے قبائل سرنگوں ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ مسیحی فاضل نوفل تحریر کرتا ہے:۔

ان العرب اقامت تتجدد بهذه المعلقات نحو مائة وخمسین سنة الی ان ظهر الاسلام وابطل القرآن بسطوة فصاحته اعتبار العرب بهذه المعلقات

(صناجة الطرب ص۹۰)

آج جاہلی ادب کا محور معلقات ہیں معلقات وہ قصائد بلیغہ ہیں۔ جو عرب کے مشہور شعراء نے کہے۔ اور جسے بالاتفاق چوٹی کے قصائد کہا گیا۔ لیکن ان قصائد کو احترام کی نگاہ سے ۱۵۰ برس تک دیکھا جاتا ہے۔ اور صغار وکبار کو یہ اشعار زبانی یاد ہیں۔ مگر قرآن کریم نے ایسی عظیم الشان بلاغت کے سامنے ان کو سرنگوں کردیا۔

قرآن کریم کے الفاظ مجسم فصاحت اور اس کے معانی ومعارف میں بلاغت ہے۔ پھر قرآنی آیات کی ترتیب اور اسلوب بیان میں جمال ہی جمال ہے اس کے معانی میں وسعت اور اسرار پنہاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے عاشق قرآن نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

جمال وحسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کمیونسٹوں کی سفاکی کی داستان

حال ہی میں روسی خفیہ پولیس کے ایک افسر نکولائی ای خوخلوف نے مغربی جرمنی میں پناہ لی ہے اس نے روس کو کیوں اور کس طرح چھوڑا۔ ذیل میں اس کے اپنے الفاظ میں اس داستان کو سنئے اور اندازہ لگایئے کہ روس میں آزادی رائے اور جمہوریت کو کس طرح کچلا جا رہا ہے ؀

میں نے اپنا وطن چھوڑ کر مغربی جرمنی میں پناہ لینے کا فیصلہ زندگی بھر کے تجربے کے بعد کیا۔ میں ماسکو کا باشندہ ہوں والد صاحب بھی شادی شدہ بیوی اور ایک بچہ کریفو نیکولسکی سٹریٹ میں رہتے ہیں خفیہ پولیس سے میرا تعلق ستمبر ۱۹۴۱ء میں قائم ہوا یہ وہ زمانہ تھا جب جرمن فوجیں ماسکو کے دروازوں پر آ پہنچی تھیں۔ اور سوویت حکومت شہر چھوڑ کر بھاگنے کی تیاری کر رہی تھی۔ اور روسی پولیس شہر کے اندر زیر زمین رہ کر جرمنوں کا مقابلہ کرنے والے دستوں کو منظم کرنے لگی تھی۔ اس وقت میں ۱۹ برس کا تھا۔ مجھے اپنے وطن سے محبت اور نازیوں سے سخت نفرت تھی۔ پولیس نے مجھے بھی ان دستوں میں شامل ہونے کی دعوت دی اور میں نے فخر و مسرت کے ساتھ اسے قبول کر لیا

لیکن جرمن ماسکو ختم نہ کر سکے۔ ان کا سیلاب ماسکو کی دیواروں سے ٹکرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ پولیس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں ان کے ساتھ اپنا تعلق بدستور قائم رکھوں۔ اور میں نے اسے اپنی مادر وطن کی خدمت سمجھ کر منظور کر لیا، مجھے گولی چلانے، بم پھینکنے اور پیراشوٹ سے کودنے کی تعلیم دی گئی خصوصاً جرمن زبان اور جرمن فوج کے مطالعے کی طرف خاص توجہ کی گئی ۱۹۴۳ء کے موسم گرما میں مجھے منسک کے علاقے میں ہوائی جہاز کے ذریعے اتار دیا گیا۔ اور ہدایت کی گئی کہ میں ایک ہنگامی دستے کے ساتھ جا ملوں۔ میرے پاس نازی خفیہ پولیس کے لیفٹیننٹ کے کاغذات تھے۔ جنہیں ماسکو میں تبدیل کیا گیا تھا۔ میں جنگ کے علاقے میں جرمنوں کے عقب میں ایک سال تک کام کرتا رہا۔

پہلا قتل جو ابھی میں اس علاقے میں تھا کہ مجھے فاشسٹ جلاد ولہیلم کیوب کو جس نے بیلو رشیا کو پھانسی دی تھی۔ قتل کر دینے کے احکام موصول ہوئے۔ اس زمانے میں مجھے اس قسم کا کام غیوری اور فطری بلکہ فوق احترام نظر آتا تھا۔ کیوب کو میں دشمن اور ایک سنگدل مجرم سمجھتا تھا۔ اور اس کے قتل کو اس کی سنگدلی کی سزا دینا ضروری تصور کرتا تھا۔

میں منسک گیا اور وہاں چند جرمن بن کر ٹھہرا رہا۔ اور کیوب تک رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتا رہا۔ جلد ہی میری ملاقات اس کی خادمہ گالیفلا مازانگ سے ہو گئی اور میں نے اسے کیوب کے قتل پر راغب کر لیا ۱۹ ستمبر ۱۹۴۳ء کو کیوب ایک بم کے ذریعے مار ڈالا گیا جو اس کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا تھا۔

۱۹۴۵ء کے آغاز میں مجھے رومانیہ بھیج دیا گیا۔ مجھے اہل یورپ کے طرز زندگی اور انداز غور و فکر کا مطالعہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا تاکہ یورپ میں برپا ہونے والی جنگ میں ہنگامی دستوں کی راہنمائی کر سکوں

پردہ ہٹ گیا

رومانیہ کا پرانا نظام ختم ہو چکا تھا اور نام نہاد "عوامی جمہوریت" قائم ہو چکی تھی "نئے نظام" کے پردے میں بے شمار لوگوں کو مغربی یورپ میں دہشت اور انقلابی سرگرمیوں کا جال بچھانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ میں بھی انہیں میں کا ایک فرد تھا میں نے ساڑھے چار برس رومانیہ میں گذارے یہاں پہنچ کر میرے سامنے سے گرد و غبار چھٹ گیا اور معاملات صاف صاف نظر آنے لگے یہاں میں نے کمیونزم کو اس کی اصلی فطرت کے ساتھ دیکھا اور محسوس کیا۔ بے اختیار میری زبان سے نکل جاتا ـــ "یہ دیوتا کون ہیں جن کی میں پرستش کر رہا ہوں"

۱۹۴۹ء کے موسم خزاں میں میں نے سوویٹ خفیہ پولیس سے اپنے تعلقات منقطع کر لینے کا فیصلہ کر لیا۔ میری درخواست پر مجھے ماسکو بلا لیا گیا۔ اور ماسکو پہنچ کر یہ تعلقات منقطع کر لینے کی خواہش اور زیادہ بڑھ گئی۔

سچا ساتھی

۱۹۵۰ء کے ابتدائی دنوں میں مجھ پر اچانک یہ روشن ہو گیا کہ میں ایک ایسے ملک کا شہری ہوں جو بھوک، افلاس اور روحانی خوف کا شکار ہو چکی ہے۔ اگرچہ ابھی تک میرا ذہن اپنا وطن چھوڑنے کے خیال سے بہت دور تھا۔ تاہم میں اس حقیقت کو خوب سمجھنے لگا تھا کہ NTS کا ساتھ دے کر میں ایسے لوگوں کی خدمت کر رہا ہوں جنہوں نے میرے ملک کو مصیبت اور عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اور یہ نہایت شرمناک بات تھی میں اس کام کو چھوڑ دینے کی جد وجہد کرنے لگا۔ اس جد وجہد میں مجھے ایک سچا اور فرمانبردار ساتھی مل گیا۔ یہ میری بیوی تھی۔ ہم دونوں نے مل کر تعلیم پائی تھی۔ لیکن سکول چھوڑنے کے بعد آٹھ برس تک ہماری ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ ۱۹۴۹ء کے آخری دنوں میں میری اس سے دوبارہ ملاقات ہوئی۔ اور ہم نے شادی کر لی۔ اس عورت کی عظیم قلبی قوت، انسانیت سے بے پناہ محبت اور حقیقت کے احساس نے مجھے ان تمام جرائم سے بچا لیا۔ جو حکومت نے میرے سپرد کئے تھے

۱۹۵۰ء میں مجھے اپنی کوشش میں پہلی ناکامی ہوئی۔ مجھے وزارت تحفظ مملکت میں سینئر لیفٹننٹ کا عہدہ دیدیا گیا۔ اس وقت سے میرا تعلق خفیہ پولیس کی تنظیم سے براہ راست ہو گیا۔

۱۹۵۱ء میں مجھے مغربی یورپ کے ایک مختصر دورے پر بھیجا گیا۔ میرے پاس آسٹریا کے کاغذات تھے۔ میں سوئٹزرلینڈ، فرانس، ہالینڈ بلجیم اور ڈنمارک گیا۔

۱۹۵۲ء کے موسم بہار میں پہلا تعطل رونما ہوا۔ میرے افسر اعلیٰ لیفٹیننٹ جنرل رڈ پلاٹوف نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ میں سوئٹزرلینڈ کے کاغذات لے کر فرانس جاؤں اور ایک روسی تارک وطن کو مار ڈالوں۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ خفیہ پولیس جنگ کے زمانے ہی میں نہیں امن کے زمانے میں بھی دہشت پسندانہ سرگرمیاں جاری رکھتی ہے اور اپنے مجرمانہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کرنے سے نہیں ہچکچاتی۔

میں جانتا تھا کہ اگر میں نے انکار کر دیا تو میری اور میرے گھر والوں کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی لیکن میں اسے منظور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی اعصابی کمزوری کا بہانہ کیا اور کہا مجھے ڈر ہے کہ میں اس فرض کو انجام نہ دے سکوں گا۔ اور سارا معاملہ تباہ کر کے رکھ دوں گا۔

آج تک دو باتیں میری سمجھ میں نہیں آ سکیں۔ کہ NTS کے سربراہوں نے میرا بہانہ کس طرح قبول کر لیا۔ نیز انہیں کیوں پتہ نہ چل گیا کہ میں ان کی طرح کا آدمی نہیں ہوں۔ اور میرے لئے اس نوع کا کام انجام دینا ناممکن ہے۔ اور یہ کہ میں ان کا رفیق کار نہیں دشمن ہوں

غیر قانونی کام

متواتر کئی ہفتے یہ کیفیت رہی کہ جب بھی کوئی موٹر کار آتی یا رات کے وقت کسی پڑوسی کے مکان پر دستک دینے کی آواز سنائی دی تو ہم دونوں میاں بیوی خوفزدہ ہو جاتے۔ ہم نے کپڑے اور ضروری سامان باندھ کر رکھ چھوڑا تھا تاکہ گرفتاری کے وقت ساتھ لے جا سکیں۔

لیکن ہماری گرفتاری عمل میں نہ آئی۔ بلکہ مجھے جرمنی کی سوویٹ خفیہ پولیس کے دفتر میں ایک ٹیکنیکل کام پر برلن بھیج دیا گیا۔ میرے لئے چیکسٹ بنے رہنا ناقابل برداشت ہو چکا تھا۔ لیکن ایک مجرم ادارے کو چھوڑ دینے کا کوئی موقع نہیں مل رہا تھا۔ ایک مرتبہ برلن میں ایک رسالہ میری نظر سے گذرا اس میں ایک جماعت پر ایک مقالہ تھا۔ اس وقت تک میں اس کو ایک ایسی جماعت سمجھتا تھا جو مغرب میں پرانے زمانے کو واپس لانے کا انتظار کر رہی تھی۔ اور مختلف ممالک کی جاسوسی کے فرائض انجام دیا کرتی تھی لیکن اب مجھے معلوم ہوا کہ وہ لوگوں کی ایک جماعت تھی جو انسانی مشکلات کا حل پیش کرتی تھی۔ اس روز مجھے پہلی بار پتہ چلا کہ مغرب میں نہ صرف ایسے لوگ ہیں جو سوویٹ طریق زندگی مسترد کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہوں نے اس کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے اسی روز میرے ذہن میں مغربی جرمنی میں پناہ لینے کا خیال ابھر آیا۔

۱۹۵۱ء کے اختتام پر مجھے پیشکش کی گئی کہ میں سوئٹزرلینڈ کے ایک مرکز کا چارج سنبھال لوں۔ جس کا تعلق مغربی یورپ کے ممالک سے تھا۔ میں نے اس پیشکش کو اس شرط پر قبول کر لیا کہ میری بیوی اور بچہ بھی میرے ساتھ رہیں گے۔ اور یہ شرط منظور کر لی گئی۔ ہم بڑے خوش تھے ایک عمدہ اور پر امید کامیابی کی شاہراہ ہمارے سامنے کھلی تھی۔ مارچ ۱۹۵۳ء میں ساری تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ میں مشرقی جرمنی میں تھا اور میری بیوی بس امروز و فردا میں آنے والی تھی لیکن سٹالن کی موت نے ہمارے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیا مجھے فوراً ماسکو بلا لیا گیا۔ ۱۹۵۳ء میں بہار کے موسم کے پورے عرصے میں خفیہ پولیس پر ایک مکمل ابتری پھیلی ہوئی تھی۔

بیریا کی گرفتاری نے اس انتشار کی تصویر مکمل کر دی۔ ستمبر کے مہینے میں میرے گروہ نے جس کا نام اب "نویں کالم" رکھ دیا گیا تھا۔ پھر اپنا سرکاری کام شروع کیا۔ اور پہلا ذمہ دارانہ کام جو مجھے سونپا گیا۔ وہ ایک اہم سیاسی شخصیت یعنی NTS کے رہنما جارج سرجیوش اوخوارش کا قتل تھا۔ یہ کام خفیہ پولیس کے نئے افسر اعلیٰ پنیوشکن نے میرے سپرد کیا تھا۔ وہی پنیوشکن جو کسی وقت امریکہ میں سفیر رہ چکا تھا۔ یہ میرے لئے بڑی بھاری مصیبت تھی۔ اس کام کو انجام دینے سے انکار خودکشی کے برابر تھا۔

آخری فیصلہ

اس روز میری حالت بڑی پریشان کن تھی۔ میں ایک المناک بوجھ تلے دبا جا رہا تھا۔ مسئلہ بیحد پیچیدہ اور سخت تھا۔ فرار کا دوسرا مسئلہ اپنی بیوی کی رخصت تھا۔ مجھے تسلیم ہے کہ میرے ذہن میں بہت سے ایسے خیالات ابھرے جنہیں یقیناً کوئی شریف آدمی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

احمدیوں کو یا عوام کے کسی بھی طبقے کو ان کی خواہش کے بغیر اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا

یہ تحریک اس لئے چلائی جا رہی ہے کہ مذہب کی آڑ میں اختلافات کو ہوا دیکر مسلمانوں کی یکجہتی کو تباہ کر دیا جائے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۔ خانیوال ضلع ملتان کے شیخ محمد سعید سرگودھا: سرگودھا کے مولوی محمد عبداللہ شیخوپورہ: شیخوپورہ کے قاضی محمد امین

ایکساورد: پولیس سگنل کے ذریعہ گجرات، جہلم کیمل پور، جھنگ، ڈیرہ غازیخاں، میانوالی اور مظفر گڑھ کے اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ کہ مجلس احرار کے بعض اراکین نیز چند غیر احراریوں کو دوسرے اضلاع میں احمدیوں کے خلاف تحریک کے سلسلے میں گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ ان افسروں کو چوکس رہنا چاہیئے اور ان کے اضلاع میں کوئی اہم واقعہ پیش آئے یا کوئی اہم بات پیش آنے کی توقع ہو۔ تو وہ فوراً حکومت کو رپورٹ بھیجیں۔

مرکز کے نظریات

۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو مرکزی حکومت نے انتہائی فوری اور انتہائی خفیہ اور ڈی۔ پی تار کے ذریعہ خفیہ زبان میں بھیجا گیا تھا مطالبات کے متعلق حکومت پنجاب کو اپنے نظریات سے آگاہ کیا۔ اپنے رویہ کی تشریح کرتے ہوئے حکومت نے لکھا تھا:۔

۲۔ (ا) احمدیوں یا عوام کے کسی بھی طبقے کو ان کی خواہش کے بغیر اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ کام حکومت کے فرائض کا جزو نہیں ہے کہ وہ کسی گروہ کو زبردستی مجبور کرے کہ وہ ایک اقلیتی فرقہ بن جائے۔

(ب) احمدیوں کو حکومت کے ماتحت کسی کلیدی آسامی سے صرف اس لئے نہیں ہٹایا جا سکتا۔ کہ وہ احمدی ہیں نہ وزیر خارجہ کی برطرفی کا مطالبہ اس بنا پر قابل اعتناء ہے۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ کسی وزیر کو عہدے سے ہٹانے کے لئے ایک آئینی قاعدہ موجود ہے۔ جب تک انہیں اپنے رفقاء اور مجلس قانون ساز میں عوام کے منتخب نمائندوں کا اعتماد حاصل ہے۔ انہیں عہدے سے صرف اس لئے نہیں ہٹایا جا سکتا کہ عوام کا ایک طبقہ راست اقدام کی دھمکی دے کر اس کا مطالبہ کرتا ہے کوئی سرکاری ملازم خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم حکومت کے ماتحت کسی عہدے سے صرف اس کے مذہب کی بنا پر نہیں ہٹایا جا سکتا۔

(ج) حکومت کی کلیدی آسامیوں سے احمدیوں کو ہٹانے کے مطالبے کی بنیاد بظاہر اس اندیشے پر ہے۔ کہ شاید وہ اپنی پوزیشن اپنے مخصوص مذہبی عقائد کی تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ اس اندیشے کو دور کرنے کے لئے حکومت پہلے ہی سخت ہدایات جاری کر چکی ہے جن کی رو سے اس بات کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ کہ کوئی وزیر یا حکومت کا کوئی افسر فرقہ وار عقیدے کی تبلیغ کرے۔

ذیل کی عبارت پنجاب کے نام مرکز کے اس انتہائی فوری اور انتہائی خفیہ تار کا سلسلہ ہے جو ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو مرکزی حکومت نے پنجاب کے نام بھیج کر مطالبات کے متعلق اپنے نظریات کی تشریح کی تھی۔

۳۔ اوپر کے پیراگراف ۲ میں جو کچھ کہا گیا ہے اس نہج پر حکومت کوئی اعادہ یا اعلان کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ بشرطیکہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہو کہ ایک ایسا اعلان ضرور کر دیا جائے۔ لیکن صوبائی حکومتوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس نہج پر پوری خدمت سے نشر و اشاعت کی فوری تنظیم کریں۔ اور پریس کی مناسب رہنمائی کریں۔

۴:۔ کراچی میں تحریک کے رہنماؤں کی [illegible] کے بعد آج ایک اخباری اعلانیہ [illegible] جا رہا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ احرار کو تحریک کے دوسرے نسبتاً نیم کرم محرکوں سے الگ تھلگ کر دیا جائے۔ اور ان کے احرار پر حملہ مرکوز کیا جائے۔ اعلانیہ میں احرار کے متعلق جو رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ جسے تقویت پہنچانے کے لئے ان کی ماضی کی [illegible] اور ان کی [illegible] تفرقہ پرداز سرگرمیوں کی پوری خدمت سے نشر و اشاعت کی جائے۔

مرکزی اعلانیہ

مرکزی حکومت نے جو صحافتی اعلانیہ جاری کیا تھا۔ اس میں اس بات کی تشریح کی گئی تھی۔ کہ احمدیوں کے خلاف تحریک احرار نے منظم کی ہے ان کے ماضی سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے تقسیم سے پہلے کانگرس اور ان دوسری جماعتوں کے ساتھ قریبی تعاون کیا تھا۔ جو مسلمانوں کی آزادی کے لئے قائد اعظم کی جدوجہد کے خلاف جمع ہو گئی تھیں۔ اس پارٹی نے قیام پاکستان کو ابھی تک دل سے قبول نہیں کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں تفرقے پیدا کئے جائیں۔ اور اس اعتماد کی بیخ کنی کی جائے۔ جو پاکستان کے استحکام کے متعلق عوام کے دل میں موجود ہے۔ یہ تحریک واضح طور پر اس لئے چلائی جا رہی ہے کہ مذہب کی آڑ میں باہمی اختلافات کو ہوا دے کر مسلمانوں کی یکجہتی تباہ کر دی جائے۔ تحریک کے محرکوں نے راست اقدام شروع کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور وسیع پیمانے پر فسادات کا منصوبہ بنایا ہے۔ تاکہ حکومت ان کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ لیکن کوئی حکومت

....

.......صحیح معنوں میں حکومت کہی جا سکتی ہے۔ اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کہ کوئی طبقہ اسے راست اقدام کی دھمکی دے کر اس سے کوئی بات منوا لے۔ حکومت نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر امن قائم رکھے۔ اور یہ کہ امن عامہ میں اگر خلل پڑا تو قانون کے مطابق ضروری کارروائی کی جائے۔ اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو نتائج بھگتنے پڑیں گے اعلانیہ میں عوام کے تمام طبقوں سے یہ اپیل بھی کی گئی تھی کہ وہ غیر قانونی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ اور اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں تاکہ کوئی ایسی بات نہ کی جائے۔ جس سے کسی طرح بھی پاکستان کی سلامتی اور اس کے استحکام کو نقصان پہنچنے کا امکان ہو۔ اس اعلامیہ کی ایک کاپی چیف سیکرٹری کی طرف سے پنجاب کے تمام ڈویژنوں کے کمشنروں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء کو بھیجی گئی۔ جس میں انہیں اطلاع دی گئی کہ حکومت نے احرار کے سرکردہ لیڈروں اور ان لوگوں کی گرفتاری کے احکام صادر کئے ہیں جو تحریک میں سرگرم حصہ لے رہے تھے۔ اور یہ کہ "آزاد" اور "الفضل" جو علی الترتیب احرار اور جماعت احمدیہ کے اخبار ہیں کو بند کر دیا گیا ہے۔ اور کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اپنے اپنے ضلعوں میں صورت حال پر کڑی نظر رکھنا ہے۔ اس کے ساتھ ایک خط میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہ ہدایت بھی کی گئی تھی۔ کہ وہ عوام کو مرکزی حکومت کے اعلامیہ کی بنیاد پر حکومت کے نقطۂ نظر سے آگاہ کریں۔ اور اس حقیقت پر خاص زور دیں۔ کہ یہ تحریک احرار نے شروع کی ہے۔ اور وہی اسے اپنے مقاصد کے لئے ہوا دے رہے ہیں۔ اگرچہ حکومت نے جو کارروائی کی ہے۔ وہ زیادہ تر احرار ہی کے خلاف ہے۔ اس خط میں ضلع کے حکام کو صوبائی حکومت کی اس خواہش سے بھی مطلع کیا گیا تھا کہ اس وقت تک کوئی مزید گرفتاری نہ کی جائے۔ جب تک کہ مقامی حالات اسے اشد طور پر ضروری نہ بنا دیں اور یہ محسوس کیا جائے۔ کہ صوبائی حکومت سے قبل از وقت مشورہ کرنے کا کوئی وقت نہیں۔ اس ڈر کے پیش نظر کہ شورش پسند گرفتاریوں کے لئے لاہور یا کراچی رضاکار بھیجنا شروع نہ کر دیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو فوری طور پر مندرجہ ذیل اقدامات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(ا) رائے عامہ کو متاثر کرنے اور قوم کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لئے آپ کو ضلع کے نیک فطرت لوگوں کی مدد حاصل کرنی چاہیئے۔ اور انہیں یہ بتانا چاہیئے کہ چونکہ حکومت کسی طرح بھی مداخلت یا شہریوں کے جائز حقوق کو چاہے وہ مذہبی ہوں یا غیر مذہبی کچلنا نہیں چاہتی۔ اس لئے وہ ان لوگوں کو بھی کھلی چھٹی نہیں دے گی جن کا ارادہ امن عامہ کو تباہ کرنا یا حکومت کو ہراساں کرنا ہو۔

(ب) آپ کو اپنے ضلع کے سرکردہ احمدیوں کو بھی

متنبہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کوئی ایسی چیز کہنے یا لکھنے سے باز رہیں۔ جس سے صورتِ حال اور زیادہ خراب ہو جائے۔ یا جس سے دوسرے فرقے کے لوگوں میں اشتعال پیدا ہو۔ انہیں خاص طور پر یہ کہا جائے۔ کہ حکومت نے جو کارروائی کی ہے۔ وہ اس پر خوشی نہ منائیں۔ کیونکہ اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ حکومت پارٹی بازہے۔

(ج) پولیس کے سپرنٹنڈنٹوں کو کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ صورتِ حال کے متعلق روزانہ رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سی آئی۔ڈی کو بھیجیں صورت حال کے متعلق ان رپورٹوں کے علاوہ اس سلسلے میں اگر کوئی اہم یا غیر معمولی نوعیت کی بات آپ کے علم میں آئے۔ تو آپ فوری طور پر پولیس کے وائرلیس یا ٹیلیفون پر ہوم سکرٹری کو اس کی اطلاع دیں۔

(د) جب تک صورتِ حال کافی تسلی بخش نہ ہو جائے۔ آپ کو زیادہ سے زیادہ اپنے ہیڈکوارٹر میں رہنا چاہیئے۔

ہوم سیکرٹری کا مراسلہ

یکم مارچ ۱۹۵۳ء کو ہوم سیکرٹری نے لاہور کے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ کمشنر لاہور ڈویژن۔ اور لاہور رینج کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر جنرل کے علاوہ تمام پولیس سپرنٹنڈنٹوں۔ تمام ڈپٹی کمشنروں۔ تمام ڈویژنوں کے کمشنروں اور تمام رینجوں کے ڈپٹی انسپکٹر جنرلوں کو اطلاع کے لئے ایک مراسلہ بھیجا۔

احرار کی تحریک اب یہ شکل اختیار کر رہی ہے۔ کہ دوسرے اضلاع سے نام نہاد "راست اقدام" (ہ) کے لئے رضاکار لاہور بھیجے جا رہے ہیں۔ حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ تحریک کو باہر کے اضلاع سے لاہور میں نہ پھیلنے دیا جائے۔ اور کہ اسے وہیں پر دبانے کے لئے مقامی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ (ا) آپ اس لئے اس سلسلے میں سخت کارروائی کریں۔ کہ رضاکار لاہور نہ آئیں (ب) حکومت آپ پر ہی چھوڑتی ہے۔ کہ آپ دیکھیں۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سمیت آپ کے لئے کیا کارروائی کرنی ضروری ہے۔ (ج) رضاکاروں کی عام گرفتاری سے اجتناب کیا جائے (د) جیسے کہ پہلے ہدایت کی جا چکی ہے۔ آپ رائے عامہ کو حکومت کی حمایت میں کرنے کے لئے نیک فطرت لوگوں کا تعاون حاصل کریں۔

اس مراسلے کی کاپیاں لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس۔ ایس۔ پی کو بھی ویسی ہی کارروائی کے لئے اور ڈی۔ آئی۔ جی لاہور کو اطلاع کے لئے بھیجی گئی۔

اسی روز ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے تمام پولیس کے سپرنٹنڈنٹوں اور تمام رینجوں کے ڈپٹی انسپکٹر جنرلوں کو وائرلیس پیغام نمبر BD SB / ۸۲-۲۵۶۳ بھیجا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل ہدایت بھیجی گئی تھی۔

"کسی رضاکار کو کراچی جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو لاہور بھی نہ آنے دیا جائے۔

۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو ملک حبیب اللہ اے۔ ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے رضاکاروں سے متعلق مندرجہ ذیل ہدایت بھیجی۔

انسپکٹر جنرل پولیس کی ہدایت پر میں گوجرانوالہ راولپنڈی۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ منٹگمری اور ملتان کے پولیس سپرنٹنڈنٹوں کو ٹیلیفون پر اطلاع دیتا ہوں۔ کہ رضاکاروں کو کراچی جانے سے روکنے کے لئے مؤثر طریقے استعمال کئے جائیں۔ لیکن اگر یہ طریقے ناکام رہیں۔ تو انہیں گرفتار کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ تجویز کیا گیا۔ کہ دوسرے اضلاع سے جو رضاکاروں کے دستے لاہور آئیں۔ جہاں ممکن ہو۔ انہیں لاہور سے بہت دور ہی روکا جائے۔ اور موقع پر ہی ان سے نپٹا جائے۔ اگر یہ طریقہ کامیاب ہو گیا۔ تو اصل لاہور میں جلسے اور جلوسوں کا دباؤ کافی حد تک کم ہو جائے گا۔ گزشتہ کچھ روز سے راولپنڈی۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ سرگودھا۔ لائل پور اور منٹگمری کے اضلاع سے کافی تعداد میں رضاکار لاہور پہنچ رہے ہیں۔ رضاکاروں کو روکنے کے ایسے ہی انتظامات ریلوے سٹیشن لاہور پر بھی کئے جائیں گے۔ ریل میں سفر کرنے والے رضاکاروں کو راستے میں آنے والے سٹیشنوں پر روکنا شاید ممکن نہ ہو۔

۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو ہوم سکرٹری نے ڈی۔ آئی جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے سگنل B.D.S.B / ۸۲-۲۵۶۳ کے سلسلے میں جو یکم مارچ ۱۹۵۳ء کو تمام پولیس سپرنٹنڈنٹوں اور رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرلوں کو رضاکاروں کے سلسلے میں بھیجا۔

"کراچی یا لاہور کو جانے والے رضاکاروں کے دستوں کو روکنے کے لئے سب سے پہلے موثر تلقین کی جائے۔ اگر یہ طریقہ ناکام ثابت ہو۔ تو پھر اس کو روکنے کے لئے مناسب کارروائی کی جائے۔

انتظامیہ مشینری

اس حصہ کا تعلق خاص طور پر ان اقدامات کی موزونیت اور ناموزونیت سے ہے جو سول حکام نے صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے کئے۔ مگر یہ اقدامات اپنی نوعیت کے لحاظ سے ان حالات سے وابستہ ہیں۔ جو لاہور میں ۶ مارچ ۵۳ء کو مارشل لاء کے نفاذ میں منتج ہوئے۔ مختلف جگہوں میں ذمہ داری کے باب کی طرف اشارہ نہ کرنا بہت مشکل ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک ہی کارروائی ہے۔ اور اسے الگ الگ حصوں میں تقسیم کر دینا نہ صرف ناممکن ہے۔ بلکہ مناسب بھی نہیں۔

گواہ

ہمارے سامنے ایسے افراد کی گواہی اور رویہ ہے۔ جو ملک کے سرکاری اور سیاسی زندگی میں ممتاز مناصب پر فائز رہے ہیں۔ اور اس وقت بھی فائز ہیں۔ بعض سے ہمارے ذاتی دوستانہ تعلقات ہو سکتے ہیں۔ اور بعض کو ہم قابل توصیف سمجھتے ہیں۔ جو ان کی راستبازی دیانت یا اخلاص مقصد پر مبنی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان کے بارے میں کسی ایسے رہنما کی طرح جو عوام کے تعصبات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہو۔ تحقیر آمیز اعتماد کے ساتھ حتمی رائے کا اظہار ہمارے لئے الجھن کا باعث ہوگا۔

جہاں کہیں گواہی میں تناقض ہے۔ اور متعلقہ مسئلہ اہم نہیں ہے۔ وہاں ہم یہ کہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کہ کوئی فیصلہ دینا غیر ضروری ہے۔ جہاں مسئلہ اہم ہو۔ ہمیں صرف یہ کہنا چاہیئے۔ کہ یہ ثابت ہو گیا ہے۔ یا ثابت نہیں ہوا۔

پھر یہ بات بھی واضح ہونی چاہیئے۔ کہ ہم انتظامی مشینری کو اجتماعی حیثیت سے جانچ رہے ہیں۔ اور کسی خاص عہدیدار کے رویہ کو نہیں۔ یہ رویہ صرف اسی حد تک متعلق ہوگا۔ جب اس کا مشین کے عمل سے کوئی تعلق ہو۔ صرف ایسے مواقع پر جب کوئی خاص افسر رضاکارانہ طور پر اس سے زیادہ بار قبول کر لیتا ہے۔ جس کی صورت حال متقاضی ہو۔ مثلاً ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور۔ وہاں یہ دیکھنا ضروری ہوگا۔ کہ اس بار کی ذمہ داری بطریق احسن ادا کی گئی ہے یا نہیں۔

صرف ایسے مواقع پر جب افسر نے اپنی پالیسی پر غیر متعلق امور کو اثر انداز ہونے دیا ہے۔ جیسا کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ نے کیا ہے۔ وہاں اس کے رویہ کی انفرادی طور پر جانچ ہونی چاہیئے۔

گواہوں کا تجزیہ

گواہوں کی اکثریت نے اس احساس کے ساتھ شہادت دی۔ کہ وہ جرح کے لئے ذہین افراد کے سامنے پیش ہوئے ہیں۔ اور ذہانت کی توہین ایک اخلاقی جرم ہے۔ ہم ان کے متشکر و ممنون ہیں۔ خواجہ ناظم الدین نے جس اخلاص مقصد کی روح سے کام لیا ہے۔ ہم اس سے خاص طور پر متاثر ہوئے۔ ضروری نہیں کہ سب لوگوں کو ان کے نظریات سے اتفاق ہو۔ لیکن بعض اوقات جب وہ بول رہے تھے۔ تو ان کی باتیں خاص تابندگی اور درخشانی کی آئینہ دار ہوتی تھیں۔ بعض گواہ اتنے صاف گو نہیں تھے۔ ہم ان کے ممنون نہیں ہیں۔ لیکن ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ عادت فطرتِ ثانیہ ہوتی ہے۔ ہم مروت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ لیت و لعل یا ذومعنی باتیں ایسی خرابیاں ہیں۔ جو ایک عدالت کے نزدیک انتشار ہنگامے کی حالت میں فیصلہ کی غلطی سے زیادہ ناگوار ناپسندیدہ ہوتی ہیں۔ اور ان صاحبان کو ہمارا یہ مشورہ ہے۔ کہ وہ اپنے ذہنی ساز و سامان کو از سرِ نو مرتب کریں۔ اور فی الحقیقت یہی ہماری توجہات کا اصل مقصد ہے۔ اس تحقیقات کے انعقاد کے سلسلہ میں حکومت کا چاہے کچھ مقصد ہو۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

مرکزی حکومت مشرقی بنگال کی حکومت کو ساڑھے سات کروڑ روپے قرضہ دیگی

کراچی ۱۸ رجون: مرکزی حکومت نے مشرقی بنگال کی حکومت کو ساڑھے سات کروڑ روپے قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ روپیہ صوبہ کی اقتصادی حالت پر قابو پانے کے لئے دیا جائے گا۔ سو کروڑ روپیہ امداد باہمی کی انجمنوں کو دیا جائے گا تاکہ وہ اگلی فصل میں پٹ سن خرید سکیں۔ پانچ کروڑ روپیہ غلہ خریدنے کے لئے دیا جائے گا۔ اس روپیہ کے ذریعہ ایک لاکھ ٹن چاول اور دس ہزار ٹن گیہوں خرید کر ذخیرہ کیا جائے گا۔ ایک کروڑ روپیہ سے غلہ کے گودام تعمیر کئے جائیں گے۔ اس روپے میں سے نصف مرکزی حکومت دے گی۔ اور نصف صوبائی حکومت خرچ کرے گی۔

(بقیہ صفحہ ۵)

قتل کا کام دو ایجنٹوں کے سپرد تھا جو جرمن تھے میرا کام مغربی جرمنی میں جا کر جال بچھانا تھا۔

جنوری میں میں نے اپنی بیوی اور بچے کو خیرباد کہی اور مغربی جرمنی روانہ ہو گیا۔ اوخوبش کو قتل کرنے کے انتظامات نہایت احتیاط سے کئے گئے تھے اس مقصد کے لئے بہترین معتمد علیہ ایجنٹ مقرر کئے گئے تھے بے آواز کے خصوصی ہتھیار اور زہر میں بجھی ہوئی گولیاں بنائی ہ

میں فرینکفورٹ بغیر کسی روک ٹوک کے پہنچ گیا اس سے اگلی شام کو میں اوخوبش کے پاس گیا اور ایک کمرے میں اس سے تنہا ملا میں نے اسے بتایا کہ مجھ کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے لیکن اب ایسا نہیں کروں گا میں نے کہا کہ میں مغربی جرمنی میں پناہ لینی چاہتا ہوں۔ اور اس سلسلے میں آپکی مدد کا طالب ہوں۔ اس نے میری اس درخواست کو منظور کر لیا

عدالتی تحقیقات کی رپورٹ

(بقیہ صفحہ ۷)

میں بڑے افسروں سے جن پر انتظامیہ کا بار ہے یہ درخواست کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ وہ اس بار کو اپنی ذہانت کی روایات کے مطابق اٹھائیں جب ہم نے ایک مشتعل جلوس میں ایک ضلعی افسر کو سیدھا کھڑے دیکھا۔ جس کے مضبوط متبسم پر نرم مسکراہٹ اور چہرے پر عزم کی روشنی تھی تو ہم خاص طور پر ان صاحبان سے مخاطب ہو کر کہنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک سیاست دان بچے کے لئے باعث مایوسی ہوتا ہے۔ اور اسے ہونا بھی چاہیئے۔ اور ایک کے لئے جو نقصہ ہے وہ دوسرے کے لئے زہر ہے۔ ایک مضبوط انتظامی مشینری عوام کے لئے خدا کی نعمت کی حیثیت رکھتی ہے اور حکومت کے لئے بھی نعمت ہے۔ اگر حکومت عوام کی ہو آپ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سرکاری ملازمتیں سے تعلق رکھنے والے یہ تین چار کراچی کے مضبوط افراد ہی تھے۔ جنہوں نے کشتی کو ڈوبنے سے بچا لیا۔

جنوبی کوریا جنگ بندی کے معاہدہ کا پابند نہیں رہا

جنیوا ۱۸ رجون: جنیوا کانفرنس میں مغربی طاقتوں کے نمائندوں کو وزیر خارجہ جنوبی کوریا مسٹر پیونگ ینگ تائی کے اس اعلان سے سخت تشویش لاحق ہو گئی کہ جنوبی کوریا خود کو معاہدہ جنگ بندی کی شرائط کا پابند نہیں سمجھتا۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے مسٹر پیونگ ینگ تائی کے مذکورہ بالا اعلان کی تفصیل طلب کیں۔ مسٹر پیونگ نے پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ چونکہ جنیوا کانفرنس ناکام ہو گئی ہے۔ اس لئے جنوبی کوریا ہر ایک اقدام کے لئے آزاد ہے۔ لیکن اس کا قومی اقدام مدافعانہ ہو گا جارحانہ نہ ہوگا۔

مسٹر پیونگ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ شمالی کوریا میں جو چینی اس وقت موجود ہیں یا تو وہ اپنی مرضی سے واپس چلے جائیں بصورت دیگر ان کو بزور نکال دیا جائے گا اس سوال کے جواب میں کہ آیا جنوبی کوریا چین کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا مسٹر پیونگ نے کہا کہ ہم پہلے ہی چین سے جنگ میں مصروف ہیں۔ اگرچہ اس کا اعلان نہیں ہوا۔

جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کا اجلاس

کیپ ٹاؤن ۱۸ رجون: جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کا اجلاس ختم ہو گیا۔ آئندہ اجلاس ۲۱ر جنوری ۱۹۵۵ء کو ہوگا۔ حکومت سیاہ فام ووٹروں کے لئے جداگانہ رجسٹر مرتب کرنے کے لئے قانون وضع کرنے میں ناکام رہی۔ ڈاکٹر ملان نے اپنی تیسری کوشش کے ناکام ہو جانے کے بعد بھی کہا کہ میں اس مسئلہ کو صوبائی انتخابات کا موضوع بناؤں گا۔

بھارت میں چینی کا خرچ ۱۵ لاکھ ٹن سالانہ ہے

نینی تال ۱۸ رجون: یو۔ پی میں چینی کے ۶۶ کارخانے ہیں۔ بھارت میں جس قدر چینی بنائی جاتی ہے۔ اس کا ۵۰ فی صدی حصہ ان کارخانوں میں بنتا ہے۔ تقریباً دس لاکھ کسان ان کارخانوں میں نیشکر بھیجتے ہیں۔ ہندوستان میں چینی کے خرچ کے متعلق اعداد و شمار سے یہ توقع پیدا ہوتی ہے۔ کہ بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے گا۔ اس سے پہلے ہندوستان میں چینی کا خرچ نو لاکھ ٹن سالانہ تھا۔ اب ۱۵ لاکھ ٹن کے قریب ہے

ضروری اعلان

بعض احباب ایسی چٹھیاں بھجوا دیتے ہیں جن پر نہ تو وہ اپنا نام ہی صاف طور پر لکھتے ہیں۔ اور نہ پتہ ہی مکمل طور پر تحریر کرتے ہیں۔ اور پھر وہ جواب نہ ملنے کا شکوہ بھی کرتے ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ خطوط ارسال کرتے وقت اپنا نام اور مکمل پتہ صاف الفاظ میں تحریر فرمایا کریں۔ یہ نہایت ضروری امر ہے۔

(منیجر الفضل)

سائز پیرابیل

۸ رجولائی کو بھاکرہ ننگل نہر میں پانی کھول دیا جائے گا!

چنڈی گڑھ ۱۸ رجون: ۸ رجولائی کو مسٹر نہرو بھاکرہ ننگل نہر کا افتتاح کریں گے۔ صوبائی حکومت ۸ رجولائی کو عام تعطیل کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

تمام ملک سے تقریباً چار ہزار معزز مہمان اس تقریب میں شریک ہوں گے۔ وزیر اعظم بجلی کا ایک بٹن دبائیں گے جس سے چالیس میل لمبی نہر کا دروازہ خود بخود کھل جائے گا۔ اور دریائے ستلج کا پانی پانچ سو میل لمبی نہروں میں آ جائیگا

پاک امریکہ معاہدہ سے ڈرنا نہیں چاہیئے

سکندر آباد ۱۸ رجون: حکومت ہند کے نائب وزیر داخلہ نے یہاں ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کے لوگوں کو امریکہ پاکستان فوجی معاہدہ سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کے پاس کافی فوج موجود ہے

پاکستان اور افغانستان کے درمیان عنقریب معاہدہ ہونے کی توقع

کراچی ۱۸ رجون: خیال ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان عنقریب ایک معاہدہ ہو جائیگا اس سلسلے میں یہاں کے سیاسی حلقے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کے اس بیان کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے ہیں جو انہوں نے انقرہ میں مقیم افغانستان کے سفیر سے ملاقات کے بعد دیا۔ مسٹر محمد علی نے اپنے اس بیان میں کہا۔ کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی تنازعہ زیادہ اہم نہیں۔ اور وہ بہت جلد طے ہو جائے گا اس سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان ایک پیکٹ کی تکمیل کے لئے راہ کھل جائے گی۔ علاوہ ازیں ان حلقوں کا خیال ہے۔ کہ شاید افغانستان ترکی اور پاکستان کے باہمی معاہدہ میں شریک ہو جائے گا۔ یہ خیال پاکستان کی طرف سے افغانستان کو دس ہزار ٹن گیہوں بطور امداد دینے کے فیصلے کی بنا پر کیا گیا ہے

—— لاہور ۱۸ رجون: آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۵ اور کم سے کم ۸۰۳ رہا۔ کل درجہ حرارت میں معمولی سا اضافہ ہو جائیگا طلوع آفتاب ۵ بجکر ۲ منٹ غروب آفتاب ۷ بجکر ۱۲ منٹ

دیہاتی اور طلباء ایک سڑک بنا رہے ہیں

دہلی ۱۸ رجون: سو ڈیڑھ سو طلباء اور ایک ہزار دیہاتی مینار تا چیچنی سے بختیار پور تک ۳ میل لمبی سڑک بنا رہے ہیں۔ گذشتہ بدھ کو کام شروع کر دیا گیا ہے۔ سڑک کی تعمیر کا کام ۲۱ روز تک جاری رہے گا۔